ولادت

امام ابو عبداللہ محمد بن نصر مروزی بغداد میں پیدا ہوئے۔ خطیب بغدادی اور حافظ ابنِ حجر نے ان کا یہ بیان اپنی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے کہ

"میں بغداد میں پیدا ہوا۔ میرے والد مروزی تھے۔ میری نشو ونما نیشاپور میں ہوئی اور اب میں سمرقند میں رہتا ہوں۔"

اساتذہ و تلامذہ

حافظ ابن سبکی اور حافظ ابن حجر نے اپنی اپنی کتابوں میں امام مروزی کے اساتذہ و تلامذہ کا ذکر کیا ہے۔ ان کے مشہور اساتذہ میں امام ابو قدامہ سرخسی، امام بخاری، اسحاق بن راہویہ، ربیع بن سلیمان، محمد بن بشار، یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔ اور تلامذہ میں علامہ ابو العباس سراج، ابو علی عبداللہ بن محمد بن علی بلخی مشہور و معروف ہیں۔

© rasailojaraid

طلب حدیث کے لئے سفر

امام ابو عبداللہ مروزی نے طلب حدیث کے لئے مختلف ممالک اسلامی کا سفر کیا۔ خطیب بغدادی لکھتے ہیں :

"رحل الی سائر الاحصار فی طلب العلم"

(طلب علم کے لئے آپ نے بڑے بڑے شہروں کا سفر کیا۔)

علامہ ابن جوزی لکھتے ہیں :

"امام ابو عبداللہ مروزی نے طلب علم کے لئے مختلف شہروں کا سفر کیا اور خراسان، عراق، حجاز، شام و مصر گئے۔ اور ہر جگہ کے اساطین فن علمائے کرام سے استفادہ کیا۔"

امام مروزی فقہی اعتبار سے امام شافعی کے مسلک سے وابستہ تھے۔

زہد و عبادت

زہد و عبادت، تقویٰ و طہارت اور تدین و ورع میں امام مروزی کا رتبہ بہت بلند تھا۔ علمی اشغال سے جو وقت بچتا وہ عبادت و ریاضت میں بسر کرتے اور نماز بڑی خشوع و

© rasailojaraid

خضوع سے ادا کرتے۔ ابنِ جوزی نے لکھا ہے کہ امام مروزی صاحبِ کرامات بھی تھے۔

ذریعہ معاش اور جود و سخا

امام ابو عبداللہ مروزی کو ۱۲ ہزار سالانہ وظیفہ ملتا تھا۔ ۴ ہزار روظیفہ امیر اسمٰعیل بن احمد والئی خراسان کی جانب سے 'اسی قدر روظیفہ امیر اسمٰعیل کے بھائی اسحاق بن احمد والئی سمرقند کی طرف سے اور ۴ ہزار اہل سمرقند سے ملتا تھا' لیکن وہ اپنے لئے ایک معمولی رقم اپنے پاس رکھتے تھے اور بقیہ رقم غرباء و محتاج لوگوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں :

وقد كان من اكرم الناس و اسخاهم نفسًا

(آپ لوگوں میں کریم ترین اور سخی ترین تھے۔)

اولاد

© rasailojaraid.c

حافظ ابن جوزی لکھتے ہیں کہ امام ابو عبداللہ مروزی عرصہ تک لاولد رہے۔ آخر عمر میں اولاد کی آرزو بہت بڑھ گئی تو اللہ تعالیٰ سے بڑی گریہ و زاری سے دعا کرتے تھے' جو قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ایک صالح فرزند عطا کیا۔ جب بچے کی ولادت کی اطلاع ملی تو بے ساختہ ان کی زبان پر دعائے ابراہیمی جاری ہو گئی : "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ"۔ چنانچہ بچے کا نام "اسمٰعیل" رکھا۔

وفات

محرم ۲۹۴ھ میں سمرقند میں انتقال کیا۔

تصانیف

امام ابو عبداللہ مروزی نے متعدد کتابیں تالیف کیں۔ خطیب بغدادی ان کی کتابوں کے بارے میں لکھتے ہیں :

"صاحب تصانيف الكثيرة و الكتب الجمعة"

(وہ متعدد کتابوں کے مصنف تھے اور ان کی کتابیں بڑی مفید اور بیش قیمت تھیں۔)

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں :

© rasailojaraid.c

"وصنف الکتب المفیدة الحافلة النافعة"
(یعنی بہت مفید اور عمدہ کتابیں تصنیف کیں۔)

امام مروزی کی جن کتابوں کے نام ارباب سیر نے محفوظ کیے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ مسند : یہ امام مروزی کی مشہور اور اہم کتاب ہے۔ اس کا قلمی نسخہ جو ۹۵۶ھ کا تحریر کردہ ہے، کتب خانہ قدیم مصر میں موجود ہے۔ اس کے شروع میں ایک باب نماز کا بھی ہے، اس کا عنوان ہے :

باب فی تعظیم قدر الصلوة و تفضیلها علی سائر الاعمال

بعض علمائے کرام نے اس کو امام مروزی کی مستقل تصنیف قرار دیا ہے، جیسا کہ علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں :

"وصنف کتابا عظیمًا فی الصلوٰة"
(نماز پر ایک مہتم بالشان کتاب لکھی۔)

© rasailojaraid

۲۔ کتاب القسامۃ : یہ کتاب بھی امام مروزی کی بہت اہم کتاب ہے۔ اس کے بارے میں خطیب نے تاریخ بغداد میں شیخ ابو بکر صیرفی کا یہ قول نقل کیا ہے :

"اگر امام مروزی نے صرف یہی کتاب لکھی ہوتی تو بھی ان کے بڑے فقیہہ ہونے کے لئے کافی تھی۔"

حافظ ابن سبکی نے امام مروزی کی ایک اور کتاب کا ذکر کیا ہے جس میں امام ابو حنیفہؒ نے حضرت علیؓ بن ابی طالب اور حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے مسلک سے جن باتوں میں اختلاف کیا ہے، اس کا ذکر ہے۔

قیام اللیل اور رفع الیدین کے نام سے بھی دو رسالے لکھے تھے جو مطبوع ہیں۔

مراجع و مصادر

۱) خطیب بغدادی، تاریخ بغداد
۲) ذہبی، تذکرۃ الحفاظ
۳) ابن جوزی، المنتظم
۴) ابن سبکی، طبقات الشافعیہ
۵) ابن حجر، تہذیب التہذیب
۶) ابن عماد، شذرات الذہب
۷) ابن جوزی، صفوة الصفوة
۸) ابن کثیر، البدایہ والنہایہ

© rasailojaraid

امام غزالیؒ اور تزکیہ نفس

ڈاکٹر محمد امین
سینئر مدیر اردو انسائیکلوپیڈیا آف اسلام
پنجاب یونیورسٹی، لاہور

مختصر حالات زندگی

ابو حامد محمد الغزالی (اس لفظ کو بعض لوگ غزّالی پڑھتے ہیں، کیونکہ آپ کے والد سوت کاتنے اور بیچنے کا کام کرتے تھے[1] اور بعض غزالی، اس خیال سے کہ آپ غزالہ نامی گاؤں کے رہنے والے تھے[2]) ۴۵۰ھ میں خراسان (موجودہ ایران) کے علاقہ طوس میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد، جو صوفی منش تھے اور بڑے عالم نہ تھے، جب راہیٔ ملکِ عدم ہوئے تو بچوں کی تعلیم ایک صوفی دوست کے سپرد کر گئے۔ وہ بھی مادی اسباب نہ رکھنے کی وجہ سے ان کی تعلیم جاری نہ رکھ سکے اور انہوں نے غزالی اور ان کے بھائی کو سرکاری مدرسے میں ڈال دیا۔ ابتدائی تعلیم کے بعد وہ نیشاپور چلے گئے اور امام الحرمین سے تلمذ اختیار کیا اور ان کی وفات (۴۷۸ھ) تک ان کے ساتھ رہے۔ اگرچہ اس دوران انہوں نے تصنیف و تالیف کا آغاز بھی کر دیا تھا اور ان کے فضل و کمال کی شہرت بھی ہو چلی تھی۔

یہاں سے غزالی نظام الملک کے دربار میں چلے گئے جو اُس وقت اہل علم و فضل کا مرجع تھا اور علمی مناظروں میں اپنے علم کی دھاک بٹھائی۔ ۴۸۴ء میں اس نے جامعہ نظامیہ کا صدر مدرس مقرر کر کے آپ کو بغداد روانہ کر دیا جہاں ان کے حلقۂ درس میں بیک وقت چار چار سو طالب علم شریک ہوتے تھے۔[3] یہاں وہ جاہ و حشمت اور امراء کے سے ٹھاٹھ باٹھ سے رہتے تھے۔

وہ جامعہ نظامیہ ہی میں تھے جب ان کے اندر اپنے طرزِ زندگی کے بارے میں عدمِ اطمینان اور تشکیک کے سائے لہرانے لگے اور وہ ساری سرگرمیوں سے دستبردار ہو کر عزلت و گوشہ نشینی اور مراقبہ و غور و فکر میں محو ہو گئے۔ اس انقلابِ طبیعت کے نتیجے میں وہ تصوف کی طرف مکمل طور پر مائل ہو گئے اور صوفیانہ نقطۂ نظر ان کے اسلوبِ حیات پر

© rasailojaraid